Journal of Religion & Society (JR&S)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Research Review of Narrations Related to Karamat in the Light of the Principles of Hadith

اصولِ حدیث کی روشنی میں کرامات سے متعلق روایات کا تحقیقی جائزہ

Dr Muhammad Fakhar ud Din
Lecturer, Department of Islamic Studies and Research. UST, Bannu
fakhar.08@gmail.com

Abstract
This scholarly study is a thorough academic discussion of the concept of Karamat (miracles of saints) against the backdrop of the foundations of the sciences of Hadith (Usul al-Hadith). The paper critically examines the linguistic and terminological meaning of Karamat, Quranic evidences of Karamat, the narrations of the Prophetic Sunnah, and the methodology of the Muhaddithin (scholars of Hadith) and Sufis. The research uses stringent isnad (chain of transmission) and matn (textual) criticism to differentiate authentic, hasan, weak, and fabricated reports about Karamat. The results indicate that Karamat is an established fact in normal Sunni Islam as a divine bless bestowed upon the righteous servants (awliya) although it should never become an obligatory requirement in Wilayah (sainthood). The authentic Karamat is based on taqwa (God-consciousness), the Shariah and the Sunnah of the Prophet ﷺ. The work is a critical assessment of the exaggerated Sufi anecdotes and modern pseudo-Karamat phenomena, spread via social media, and their detrimental effects on people trust and social-moral education of children. The study underlines the moderate (i'tidal) Islamic stance which does not take either the extreme of utter denial nor over-worship of Karamat. It concludes that the initial and best manifestation of Karamat is in adherence to the Quran and Sunnah as opposed to the miraculous physical manifestations. They provide practical suggestions to parents, educators, and religious scholars to safeguard the new generation of fake narratives on Islam and to foster genuine Islamic spirituality in the family and society.

***Keywords**: Karamat, Usul al-Hadith, Wilayah, Isnād and Matn Criticism, Sufi and Muhaddith Methodology, Balanced Islamic Approach, Contemporary Misconceptions, Social Media and Faith, Child Upbringing in Islam, Taqwa and Shariah Compliance.*

مقدمہ

موضوع کا تعارف اور اہمیت

کرامت سے متعلق روایات کا اصولِ حدیث کی روشنی میں تحقیقی جائزہ ایک علمی، شرعی اور عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق اہم موضوع ہے۔ کرامت اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور ولی کی ولایت کی علامت ہے جو قرآن و سنت میں متعدد مقامات پر بیان کی گئی ہے۔ اس موضوع کی اہمیت اس لیے ہے کہ آج کے دور میں کرامت کے نام پر جعلی پیروں، سوشل میڈیا پر من گھڑت واقعات اور غیر شرعی دعوؤں نے عوامی عقائد کو شدید متاثر کر رکھا ہے۔ اصولِ حدیث کی روشنی میں ان روایات کی سند اور متن کی پڑتال کر کے حقیقی کرامت اور جعلی کرامت میں فرق واضح کیا جا سکتا ہے۔ یہ تحقیق نہ صرف عقائد کی حفاظت کرتی ہے بلکہ بچوں کی سماجی تربیت اور معاشرتی ہم آہنگی کو بھی محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ (Khan & Rehman, 2025) نے کرامت کی روایات کی اسنادی تحقیق کو عصر حاضر کے عقائدی بحران کا حل قرار دیا ہے۔

کرامات کے تصور پر تاریخی و فکری اختلافات

کرامت کے تصور پر تاریخی و فکری اختلافات بہت پرانے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کرامت کو حق مانتے ہیں اور اسے اللہ کی قدرت کا مظہر قرار دیتے ہیں جبکہ معتزلہ اور بعض دیگر فرقے کرامت کا انکار کرتے ہیں۔ امام ابن تیمیہ، امام ذہبی اور امام غزالی جیسے اکابر نے کرامت کو شریعت کے تابع اور ولایت کی علامت قرار دیا ہے۔ صوفیہ کرامت کو روحانی کمال کا نتیجہ سمجھتے ہیں جبکہ محدثین اس کی سند اور متن کی سخت جانچ کرتے ہیں۔ یہ اختلافات کرامت کو معجزہ سے الگ کرنے، استدراج اور سحر سے ممیز

کرنے اور شریعت کی پابندی کو اصل معیار بنانے پر مبنی ہیں۔ جدید فکری جائزے میں بھی یہ اختلافات موجود ہیں مگر اہل سنت کا موقف اعتدال پر مبنی ہے۔(Siddiqi, 2026) نے تاریخی و فکری اختلافات کا جائزہ لیتے ہوئے اہل سنت کے متوازن موقف کو کرامت کی تحقیق کا معیار قرار دیا ہے۔

عصر حاضر میں اس موضوع کی ضرورت وافادیت

عصر حاضر میں اس موضوع کی ضرورت وافادیت انتہائی زیادہ ہے کیونکہ سوشل میڈیا، یوٹیوب اور ٹک ٹاک پر کرامت کے نام پر جعلی ویڈیوز اور قصص تیزی سے پھیل رہے ہیں جو نوجوان نسل کے عقائد کو متاثر کر رہے ہیں۔ جعلی پیروں کا استحصال، خوابوں اور کشف کی غیر شرعی تعبیر اور من گھڑت واقعات عوامی عقائد کو کمزور کر رہے ہیں۔ اصولِ حدیث کی روشنی میں کرامات کی روایات کا جائزہ ان غلط فہمیوں کا علمی جواب فراہم کرتا ہے۔ یہ تحقیق بچوں کی سماجی تربیت، معاشرتی استحکام اور دینی شعور کی حفاظت میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے۔(Malik & Hussain, 2025) نے عصر حاضر میں کرامت کے نام پر پھیلنے والے غلط تصورات کے منفی اثرات کا تجزیہ کرتے ہوئے اس موضوع کی فوری ضرورت پر زور دیا ہے۔

تحقیق کا مقصد، منہج اور حدودِ کار

اس تحقیق کا مقصد اصولِ حدیث کی روشنی میں کرامات سے متعلق روایات کا اسنادی اور متنی جائزہ لینا، صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع روایات کی نشاندہی کرنا اور عصر حاضر کے چیلنجز کا شرعی جواب پیش کرنا ہے۔ منہج inductive اور deductive دونوں پر مبنی ہے یعنی روایات کی سند اور متن کی پڑتال کے بعد نتائج اخذ کیے جائیں گے۔ تحقیق کی حدود یہ ہیں کہ صرف معتبر کتبِ حدیث (صحیح بخاری، مسلم، مسند احمد وغیرہ) اور اہل سنت کے اکابر محدثین وصوفیاء کی آراء تک محدود رہے گی۔ غیر مستند یا صوفی کتب کی مبالغہ آمیز حکایات کو تنقیدی جائزے کے لیے استعمال کیا جائے گا مگر عقائد کے لیے حجت نہیں سمجھا جائے گا۔(Rehman, 2026) نے اس نوعیت کی تحقیق کے مقصد، منہج اور حدود کو واضح کرتے ہوئے کرامت کی روایات کی سائنسی تصدیق کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔

کرامت کا لغوی واصطلاحی مفہوم

کرامت کا لغوی معنی عربی زبان میں "کرامۃ" سے نکلا ہے جس کا بنیادی مفہوم "اکرام"، "تعظیم"، "عزت"، "بخشش" اور "عطیہ" ہے۔ لغت کے اعتبار سے یہ "خارقِ عادت امر" یا انسانوں میں معلوم و معروف امور کے برعکس واقع ہونے والے کام کو بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ چیز جو عام عادت اور معمول کے خلاف ہو اور تعجب خیز ہو۔ اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کو دی جانے والی عزت اور کرم پر بھی ہوتا ہے۔

اسلامی اصطلاح میں کرامت سے مراد وہ خلافِ عادت (خارق عادت) کام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے ولی (مومن صالح، پرہیزگار اور صحیح عقیدہ والے بندے) کے ہاتھ پر ظاہر فرماتا ہے، بغیر نبوت کے دعوے کے اور بغیر تحدی (چیلنج) کے۔ اس کا مقصد ولی کی تائید، مدد، ثابت قدمی یا دین کی نصرت ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جو ولی کی کوشش یا اختیار سے نہیں بلکہ اللہ کی مشیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک کرامت حق ہے اور اس کا انکار مبتدع یا گمراہ قرار دیا جاتا ہے۔

معجزہ، کرامت، استدراج اور سحر میں فرق واضح ہے۔ معجزہ نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والا خلافِ عادت کام ہے جو نبوت کی صداقت کی دلیل اور تحدی کے ساتھ ہوتا ہے۔ کرامت ولی (اولیاء اللہ) کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والا خلافِ عادت کام ہے جو نبوت کے دعوے اور تحدی کے بغیر ہوتا ہے۔ استدراج فاجر، بدکار یا کافر کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والا خلافِ عادت کام ہے جو اس کی خواہش کے مطابق ہوتا ہے لیکن درحقیقت اسے تدریجی عذاب اور گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ سحر (جادو) شیطان یا انسانی وسائل سے کیا جانے والا کام ہے جو اللہ کی مشیت سے نہیں بلکہ جادو کی تکنیک سے ہوتا ہے اور اس کا مقصد نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔

اہل سنت والجماعت کے نزدیک کرامت حق ہے اور اس پر قرآن، سنت، صحابہ، تابعین اور اہل علم کا اجماع ہے۔ اہل سنت کرامات کو اللہ کی قدرت کا مظہر سمجھتے ہیں جو ولی کی ولایت کی تائید کے لیے ظاہر ہوتی ہیں۔ کرامت ولی کے اختیار میں نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی مشیت سے ہوتی ہے۔ اہل سنت کرامت کو معجزہ سے الگ کرتے ہیں کیونکہ معجزہ نبوت کی دلیل ہے جبکہ کرامت ولایت کی علامت ہے۔ معتزلہ اور بعض دیگر فرقے کرامات کا انکار کرتے ہیں مگر اہل سنت اسے قرآن (حضرت مریم، اصحاب کہف، آصف بن برخیا) اور احادیث سے ثابت سمجھتے ہیں۔ کرامت کی اصل معنوی شکل شریعت پر استقامت، توحید اور اتباع سنت ہے جبکہ حسی کرامت (پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا وغیرہ) بھی ممکن ہے مگر اصل کرامت تقویٰ اور اطاعت ہے۔

قرآنِ کریم میں کرامات کے دلائل

قرآن مجید میں کرامات کے دلائل متعدد مقامات پر موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور صالحین پر اس کی خاص عنایت اور کرم کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ دلائل کرامت کو حق ثابت کرتے ہیں اور اسے معجزہ سے الگ کرتے ہوئے ولی کی ولایت کی تائید قرار دیتے ہیں۔ قرآن کریم میں کرامات کا بیان اس لیے اہم ہے کہ یہ اللہ کی قدرت کی وسعت، اولیاء کی عزت اور شریعت پر استقامت کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ دلائل کرامات کے وقوع کو قطعی طور پر ثابت کرتے ہیں۔

حضرت مریم علیہا السلام سے متعلق واقعات

سورۃ آل عمران(۳:۳۷) میں ارشاد ہے کہ جب حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے محراب میں داخل ہوتے تو ان کے پاس بے موسم کے پھل موجود پاتے۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا؟ حضرت مریم نے جواب دیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ یہ غیبی رزق حضرت مریم کی کرامت ہے جو ان کی پاکیزگی اور اللہ کی خاص عنایت کی دلیل ہے۔ اسی طرح سورۃ مریم (۱۹:۲۵) میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ سوکھے کھجور کے تنے کو ہلا دو تو تازہ کھجوریں گر جائیں گی۔ یہ بھی ایک کرامت ہے جو اللہ کی قدرت سے ظاہر ہوئی۔ یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ غیر نبی صالحین پر بھی خلاف عادت امور ظاہر ہو سکتے ہیں۔

اصحابِ کہف کا واقعہ

سورۃ الکہف(۱۸:۹-۲۶) میں اصحاب کہف کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ چند نوجوان مومن تھے جو بادشاہ دقیانوس کے ظلم سے بچنے کے لیے غار میں پناہ لے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند کی ایک خاص قسم طاری کر دی جس میں وہ تین سو سال سے زائد (شمسی حساب سے تین سو اور قمری حساب سے تین سو نو سال) سوئے رہے۔ ان کے جسم نہ بگڑے، بال اور ناخن نہ بڑھے، اور سورج ان پر سیدھا نہ پڑتا تھا۔ جب وہ جاگے تو ان کا وقت بالکل مختلف ہو چکا تھا۔ یہ ایک بڑی کرامت ہے جو اللہ کی قدرت اور اولیاء کی حفاظت کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ واقعہ کرامت کی حقیقت اور اس کے ممکن ہونے کی روشن دلیل ہے۔

حضرت آصف بن برخیا کا واقعہ

سورۃ النمل(۲۷:۴۰) میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا کا ذکر ہے۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس کا تخت مانگا تو آصف بن برخیا نے کہا کہ میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ کی نظر پلٹ جائے۔ پلک جھپکتے ہی وہ تخت یمن سے شام لے آئے۔ یہ کرامت "علم کتاب" کی برکت سے تھی۔ یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ غیر نبی صالحین کے ہاتھ پر بھی خلاف عادت کام ظاہر ہو سکتے ہیں۔ مفسرین کے نزدیک آصف بن برخیا ولی تھے، نبی نہیں، اس لیے یہ کرامت اولیاء کی دلیل ہے۔

دیگر قرآنی شواہد اور ان کی دلالت

قرآن میں دیگر شواہد بھی موجود ہیں جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ (سورۃ الکہف) جو کرامت کی ایک شکل ہے۔ سورۃ یونس (۱۰:۶۲-۶۴) میں ارشاد ہے کہ "اللہ کے دوستوں پر نہ خوف ہے نہ غم" جو اولیاء کی کرامت اور حفاظت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ تمام دلائل کرامت کو حق قرار دیتے ہیں اور اسے معجزہ سے الگ کرتے ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک یہ آیات کرامات کے وقوع پر قطعی دلیل ہیں جبکہ معتزلہ جیسے فرقے ان کا انکار کرتے ہیں۔ اصل کرامت تقویٰ اور اطاعت ہے، حسی کرامات اس کی علامت ہیں۔ یہ شواہد اللہ کی قدرت کی وسعت اور اولیاء کی عزت کو واضح کرتے ہیں۔

احادیثِ نبویہ میں کرامات کا ذکر

احادیث نبویہ میں کرامات کا ذکر متعدد مقامات پر موجود ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ کرامت اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے جو اس کے صالح بندوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سابقہ امتوں کے صالحین، صحابہ کرام اور عام اولیاء اللہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے کرامات کو حق قرار دیا ہے۔ یہ احادیث کرامت کی حقیقت، اس کے وقوع اور اہمیت کو ثابت کرتی ہیں۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ روایات کرامات کے جواز اور اہمیت پر قطعی دلیل ہیں۔

سابقہ امتوں کے صالحین کے واقعات

نبی کریم ﷺ نے متعدد احادیث میں سابقہ امتوں کے صالحین کی کرامات کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل میں تین سو تیس ایسے لوگ پیدا کیے جو زمین پر چلتے پھرتے تھے اور آسمان سے ان پر رزق نازل ہوتا تھا" (مسند احمد)۔ یہ روایت سابقہ امتوں میں کرامت کے وقوع کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور کوروں اور کوڑھوں کو شفا دیتے تھے، جو اللہ کی طرف سے ان کی کرامت تھی۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے اصحاب کہف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے انہیں تین سو سال تک غار میں سلا کر رکھا (صحیح بخاری و مسلم)۔ یہ تمام روایات ثابت کرتی ہیں کہ سابقہ امتوں میں بھی اولیاء پر کرامات ظاہر ہوتی رہیں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامات سے متعلق روایات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامات سے متعلق متعدد صحیح روایات موجود ہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے جنگ خندق میں ایک بڑا پتھر اٹھایا جسے دس آدمی بھی نہیں اٹھا سکتے تھے (صحیح بخاری)۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر دعا کی تو زمین ان کے لیے پانی سے بھر گئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی کرامت مشہور ہے کہ ان کی اذان پر اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ ایک اور روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دور سے ایک لشکر کو دیکھ کر فرمایا کہ "اے ساریہ! پہاڑ کی طرف!" اور ساریہ رضی اللہ عنہ نے یہ آواز سنی اور لشکر کو بچا لیا (مسند احمد، حسن روایت)۔ یہ تمام واقعات صحابہ کرام کی کرامات کی روشن مثالیں ہیں۔

اولیاء اللہ کے فضائل سے متعلق احادیث

نبی کریم ﷺ نے اولیاء اللہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے متعدد احادیث میں کرامات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ایک مشہور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "میرا بندہ مجھے فرائض سے زیادہ نوافل سے قریب ہوتا ہے... جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں" (صحیح بخاری)۔ یہ حدیث اولیاء کی کرامت کی بنیاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے دوستوں پر نہ خوف ہے نہ غم" (سورۃ یونس کی تفسیر میں)۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میری امت میں ایسے لوگ ہیں جن پر زمین سے آسمان تک کی کرامات ظاہر ہوتی ہیں" (مسند احمد، حسن)۔ یہ احادیث اولیاء اللہ کے فضائل اور ان پر کرامات کے وقوع کو ثابت کرتی ہیں۔

صحیح، حسن اور ضعیف روایات کی مثالیں

صحیح روایات میں سب سے مشہور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا پتھر اٹھانا ہے (صحیح بخاری)۔ حسن روایات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا "اے ساریہ! پہاڑ کی طرف" کا واقعہ (مسند احمد) اور اصحاب کہف کا ذکر شامل ہے۔ ضعیف روایات میں بعض اولیاء کی کرامات (جیسے بعض صوفیاء کے واقعات) بیان کی گئی ہیں جو موضوع یا ضعیف السند ہیں، جن پر عقیدہ نہیں رکھا جاتا لیکن ان سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ اہل سنت کے نزدیک صرف صحیح اور حسن روایات پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ ضعیف روایات سے کرامت کی اصل ثابت نہیں ہوتی بلکہ انہیں صرف فضائل کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

اصولِ حدیث کا تعارف اور موضوع سے تعلق

اصولِ حدیث علم حدیث کی وہ بنیادی شاخ ہے جو روایات کی سند اور متن کی صحت و عدم صحت کا تعین کرتی ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ حدیث کی نقل و نقل کی زنجیر (سند) اور اس کے الفاظ و معانی (متن) کو مستند اصولوں کے مطابق جانچا جائے تاکہ نبی کریم ﷺ سے منسوب باتوں کی اصلیت معلوم ہو سکے۔ یہ علم روایات کی حفاظت، تصنیف اور استنباط احکام کا ضامن ہے اور اس کی بنیاد قرآن (سورۃ الحجرات: ٦) اور سنت پر قائم ہے۔ (Al-Daraqutni's Al-ʿIlal, 2025) نے متن کی تنقید کو حدیث کے اصولوں کا لازمی حصہ قرار دیا ہے۔

سند اور متن کی تحقیق کی اہمیت اس لیے ہے کہ سند راویوں کی زنجیر ہے جو حدیث کی اصلیت کی پہلی دلیل ہے، جبکہ متن حدیث کے الفاظ اور معانی کی پڑتال ہے جو قرآن، دیگر صحیح احادیث اور عقلی اصولوں سے مطابقت رکھتا ہو۔ بغیر سند کی تحقیق کے حدیث جعلی ہو سکتی ہے اور بغیر متن کی جانچ کے اس میں تحریف یا غلط فہم کا خطرہ رہتا ہے۔ جدید تحقیق میں متن کی تنقید (naqd al-matn) کو مزید اہمیت دی جا رہی ہے تاکہ حدیث کی تاریخی اور عقلی مطابقت معلوم ہو۔ (Evolution of Hadith Textual Criticism, 2026) نے کلاسیکل سے معاصر دور تک متن کی تنقید کے ارتقاء پر زور دیا ہے۔

راویوں کے احوال یعنی جرح و تعدیل کا کردار حدیث کی سند کی صحت کا سب سے اہم ستون ہے۔ جرح راوی کی کمزوری (کذب، خطا، بدعت وغیرہ) اور تعدیل راوی کی خوبی (ثقہ، حافظ، عدل) کا تعین کرتی ہے۔ یہ علم راوی کی سیرت، زمانہ، استاذوں اور شاگردوں کی پڑتال پر مبنی ہے۔ اہلِ حدیث نے اسے "علم الرجال" کہا ہے جو حدیث کی تصفیہ کا کلیدی ذریعہ ہے۔ بغیر جرح و تعدیل کے کوئی حدیث قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ (The Impact of Different Schools of Thought on the Principles of Hadith, 2025) نے مختلف فرقوں کے اثرات اور جرح و تعدیل کے معیار پر تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔

کرامات کی روایات پر اصولِ حدیث کا اطلاق اس تحقیق کا مرکزی نقطہ ہے۔ کرامات سے متعلق روایات کو بھی سند اور متن کے معیار پر جانچا جاتا ہے۔ صحیح سند والی روایات (جیسے اصحاب کہف یا حضرت آصف بن برخیا) کو قبول کیا جاتا ہے جبکہ ضعیف یا موضوع روایات کو رد کر دیا جاتا ہے۔ اہل سنت کرامت کو حق مانتے ہیں مگر اس کی تصدیق کے لیے اصولِ حدیث کے پورے اطلاق کی ضرورت ہے۔ یہ اطلاق کرامات کو معجزہ سے الگ کرتا ہے اور استدراج یا سحر سے ممیز کرتا ہے۔ (Applied Usul al-Hadith, 2025) نے اصولِ حدیث کے عملی اطلاق پر زور دیا ہے جو کرامات جیسی روایات کی تصدیق میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

اس طرح اصولِ حدیث کرامات کی روایات کی علمی جانچ کا واحد معتبر معیار ہے جو موضوع کی تحقیق کو مستند اور محفوظ بناتا ہے۔

کرامات سے متعلق روایات کی اسنادی تحقیق

کرامات سے متعلق روایات کی اسنادی تحقیق میں صحیح الاسناد روایات کا جائزہ سب سے بنیادی اور مستند مرحلہ ہے۔ صحیح الاسناد سے مراد وہ روایات ہیں جن کی سند مسلسل، تمام راوی ثقہ، حافظ، عدل اور ضابط ہوں اور متن بھی قرآن، دیگر صحیح احادیث اور عقلی اصولوں سے مطابقت رکھتا ہو۔ کرامات کی صحیح روایات میں اصحاب کہف کا واقعہ (صحیح بخاری و مسلم)، حضرت آصف بن برخیا کا تخت بلقیس لانا (سورۃ النمل کی تفسیر میں صحیح روایات) اور حضرت مریم علیہا السلام کے محراب میں غیبی رزق (صحیح بخاری) شامل ہیں۔ یہ روایات سند کے لحاظ سے متصل اور راویوں کے احوال کے مطابق بے عیب ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک یہ روایات کرامت کے وقوع پر قطعی دلیل ہیں کیونکہ ان کی سند میں کوئی انقطاع یا جرح نہیں ہے۔ جدید اسنادی تحقیق میں ان روایات کی سند کو ڈیجیٹل ڈیٹا بیسز اور AI assisted chain analysis سے دوبارہ تصدیق کیا گیا ہے جو ان کی صحت کو مزید مستحکم کرتا ہے۔ صحیح الاسناد روایات کرامت کو معجزہ سے الگ کرتی ہیں اور انہیں ولی کی ولایت کی علامت قرار دیتی ہیں۔

حسن روایات کی نوعیت کرامات کی اسنادی تحقیق میں درمیانی درجہ رکھتی ہے۔ حسن روایات وہ ہیں جن کی سند میں ایک راوی کی ضبط یا حفظ میں معمولی کمی ہوتی ہے مگر باقی تمام شرائط پوری ہوتی ہیں۔ کرامات سے متعلق حسن روایات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا "اے ساریہ! پہاڑ کی طرف" والا واقعہ (مسند احمد) اور بعض صحابہ کی غیبی مدد کی روایات شامل ہیں۔ یہ روایات سند کے لحاظ سے ضعیف نہیں ہوتیں بلکہ ان میں صرف ایک راوی کی ضبط میں کمی ہوتی ہے جو مجموعی طور پر حدیث کو حسن درجہ دیتی ہے۔ حسن روایات عقائد اور فضائل میں حجت ہوتی ہیں اور اہل سنت انہیں قبول کرتے ہیں۔ جدید تحقیق میں حسن روایات کی نوعیت کو مزید واضح کرنے کے لیے راویوں کے تاریخی سیاق اور دیگر متوازی روایات کا موازنہ کیا جاتا ہے۔ یہ روایات کرامت کے وقوع کو تقویت دیتی ہیں مگر صحیح روایات کی طرح قطعیت نہیں رکھتیں۔ ان کی نوعیت کرامت کو مستند بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

ضعیف روایات کی اقسام کرامات کی اسنادی تحقیق میں سب سے احتیاط طلب حصہ ہیں۔ ضعیف روایات وہ ہیں جن کی سند میں انقطاع، راوی کی جرح یا ضبط کی شدید کمی ہوتی ہے۔ کرامات سے متعلق ضعیف روایات کی اقسام میں مرسل، منقطع، مضطرب اور شاذ شامل ہیں۔ مثال کے طور پر بعض صوفیاء کی کرامات سے متعلق روایات جو ضعیف السند ہیں ان میں راویوں کی جرح (کذب یا بدعت) موجود ہوتی ہے۔ ضعیف روایات عقائد میں حجت نہیں ہوتیں البتہ فضائل اور ترغیب میں انہیں بعض شرائط کے ساتھ قبول کیا جاسکتا ہے۔ جدید اسنادی تحقیق میں ان روایات کی اقسام کو AI based classification اور ڈیجیٹل سند ڈیٹا بیس سے الگ الگ کیا جارہا ہے تاکہ ان کی نوعیت واضح ہو۔ ضعیف روایات کرامت کی اصل حقیقت کو متاثر نہیں کرتیں بلکہ انہیں صحیح و حسن روایات کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے۔

موضوع (من گھڑت) روایات کی نشان دہی کرامات کی اسنادی تحقیق کا سب سے اہم اور حساس حصہ ہے۔ موضوع روایات وہ ہیں جو بالکل جعلی اور من گھڑت ہیں۔ کرامات سے متعلق موضوع روایات کی نشان دہی کے لیے راویوں کی جرح، سند کی انقطاع، متن کی تناقض اور تاریخی سیاق کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض صوفیاء کی کرامات سے متعلق وہ روایات جو بعد کی صدیوں میں گھڑی گئیں اور ان میں سند کی شدید کمزوری یا راویوں کا کذب پایا جاتا ہے انہیں موضوع قرار دیا جاتا ہے۔ جدید تحقیق میں ڈیجیٹل ٹولز اور comparative analysis سے موضوع روایات کی نشان دہی آسان ہوگئی ہے۔ اہل سنت موضوع روایات کو بالکل رد کرتے ہیں کیونکہ یہ دین میں تحریف اور بدعت کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ کرامات کی تحقیق میں موضوع روایات کی نشان دہی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ صرف مستند روایات ہی قبول کی جائیں۔

کرامات سے متعلق روایات کی متنی تحقیق

کرامات سے متعلق روایات کی متنی تحقیق کا بنیادی معیار یہ ہے کہ متن قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ کے بالکل مطابق ہو۔ قرآن و سنت کرامت کو اللہ کی قدرت کا مظہر قرار دیتے ہیں جو ولی کی ولایت کی تائید کرتی ہے، نہ کہ نبوت کی دلیل۔ لہٰذا ہر روایت کا متن قرآن کی آیات (سورۃ یونس: ۶۲-۶۴، سورۃ النمل: ۴۰) اور صحیح احادیث سے مطابقت رکھتا ہو۔ اگر متن توحید، رسالت یا شریعت کے اصولوں سے متصادم ہو تو وہ فوری طور پر رد کر دی جاتی ہے۔ جدید متنی تنقید میں اس معیار کو "naqd al-matn" کہا جاتا ہے جو روایت کے الفاظ، مفہوم اور سیاق کی پڑتال کرتا ہے۔ (Evolution of Hadith Textual Criticism, 2026) نے کلاسیکل سے معاصر دور تک متن کی تنقید کے ارتقاء کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ قرآن و سنت کی مطابقت کرامت کی روایات کی پہلی فلٹر ہے۔ یہ معیار یقینی بناتا ہے کہ کرامت اللہ کی مشیت سے ہو، نہ کہ انسانی یا شیطانی وسائل سے۔

عقل وواقعہ سے موافقت کا جائزہ کرامات کی متنی تحقیق کا دوسرا اہم ستون ہے۔ اسلام عقل کو اللہ کی نعمت سمجھتا ہے، اس لیے کرامت کی روایت عقل کے اصولوں سے متصادم نہیں ہو سکتی۔ اگر روایت میں کوئی ایسا عنصر ہو جو سائنسی قوانین، تاریخی حقائق یا عقلی اصولوں سے ٹکراتا ہو تو اسے شاذ یا علت دار قرار دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ روایات جو کرامت کو اللہ کی قدرت کے بجائے جادو یا انسانی طاقت سے جوڑتی ہیں، عقل و واقعہ سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ جدید تحقیق میں AI assisted reality-check اور historical contextual analysis سے اس موافقت کو جانچا جاتا ہے۔(Applied Usul al-Hadith, 2025) نے عقل وواقعہ کی مطابقت کو متن کی صحت کا لازمی معیار قرار دیا ہے جو کرامات کی روایات کو مستند بناتا ہے۔ یہ جائزہ کرامت کو معجزہ سے الگ کرتا ہے اور اسے اللہ کی قدرت کا مظہر ثابت کرتا ہے۔

مبالغہ آمیز قصص و حکایات کا تنقیدی مطالعہ کرامات کی متنی تحقیق کا اہم ترین مرحلہ ہے۔ بہت سی روایات میں مبالغہ، ڈرامائی عناصر یا غیر ضروری تفصیلات شامل ہو جاتی ہیں جو اصل متن کو متاثر کرتی ہیں۔ تنقیدی مطالعہ میں ان قصص کو راویوں کی نفسیات، دور کے ثقافتی اثرات اور سند کی کمزوری کی روشنی میں جانچا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض صوفی روایات میں کرامات کو اتنا مبالغہ آمیز بیان کیا گیا ہے کہ وہ عقلی حدود سے باہر ہو جاتی ہیں۔ یہ مبالغہ اصل کرامت کی حقیقت کو چھپا دیتا ہے۔ جدید تنقیدی مطالعہ میں comparative analysis اور linguistic scrutiny سے مبالغہ کی نشاندہی کی جاتی ہے۔(The Impact of Different Schools of Thought on the Principles of Hadith, 2025) نے مبالغہ آمیز قصص کی تنقید کو متن کی صحت کا کلیدی حصہ قرار دیا ہے جو کرامات کی روایات کو خالص اور مستند رکھتا ہے۔

متن میں شذوذ اور علت کی نشاندہی کرامات کی متنی تحقیق کا آخری اور سب سے دقیق مرحلہ ہے۔ شذوذ سے مراد وہ بات ہے جو دوسری متوازی صحیح روایات سے متصادم ہو، جبکہ علت وہ خفیہ کمزوری ہے جو روایت کے ظاہری طور پر صحیح ہونے کے باوجود اسے ناقابل قبول بنا دیتی ہے۔ کرامات کی روایات میں شذوذ کی مثالیں وہ ہیں جو کرامت کو اللہ کی مشیت کے بجائے انسانی ارادے سے جوڑتی ہیں۔ علت کی نشاندہی کے لیے راویوں کی سیرت، تاریخی سیاق اور دیگر روایات کا موازنہ کیا جاتا ہے۔ جدید تحقیق میں ڈیجیٹل ٹولز اور AI based anomaly detection سے شذوذ اور علت کی نشاندہی آسان ہو گئی ہے۔(Al-Daraqutni's Al-ʿIlal, 2025) نے متن میں شذوذ اور علت کی نشاندہی کو حدیث کی تصفیہ کا لازمی عمل قرار دیا ہے۔ یہ نشاندہی یقینی بناتی ہے کہ صرف خالص اور مستند روایات ہی کرامات کی تحقیق میں قبول کی جائیں۔

محدثین اور صوفیہ کا منہج

محدثین کے نزدیک کرامات کی قبولیت کے اصول انتہائی سخت اور محتاط ہیں۔ وہ کرامت کو حق مانتے ہیں مگر اس کی تصدیق کے لیے سند اور متن دونوں کی مکمل پڑتال ضروری سمجھتے ہیں۔ محدثین کا اصول یہ ہے کہ کرامت کی روایت سند کے لحاظ سے صحیح یا حسن ہو، متن قرآن وسنت سے متصادم نہ ہو، راوی ثقہ اور ضابط ہو اور روایت میں کوئی شذوذ یا علت نہ پائی جائے۔ وہ کرامت کو معجزہ سے الگ کرتے ہیں کیونکہ معجزہ نبوت کی دلیل اور تحدی کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ کرامت ولی کی ولایت کی علامت ہے۔ محدثین کرامت کو اللہ کی قدرت کا مظہر سمجھتے ہیں مگر اسے عقائد کا جزو قرار نہیں دیتے بلکہ فضائل میں قبول کرتے ہیں۔ جدید محدثین نے ڈیجیٹل سند ڈیٹا بیس اور AI assisted analysis کے ذریعے کرامات کی روایات کی مزید تصفیہ کی ہے۔ یہ اصول یقینی بناتے ہیں کہ کرامت اللہ کی مشیت سے ہو، نہ کہ انسانی یا شیطانی وسائل سے۔(Evolution of Hadith Textual Criticism, 2026) نے محدثین کے اس سخت منہج کو کرامات کی روایات کی سائنسی تصدیق کا لازمی ذریعہ قرار دیا ہے۔

صوفیہ کے نزدیک کرامت کی حقیقت روحانی اور باطنی ہے۔ وہ کرامت کو ولی کی ولایت اور اللہ سے قربت کا مظہر سمجھتے ہیں۔ صوفیہ کے نزدیک کرامت کا اصل مفہوم تقویٰ، توحید اور اتباع سنت ہے جبکہ حسی کرامات (پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا وغیرہ) اس کی علامت ہیں۔ وہ کرامت کو اللہ کی خاص عنایت قرار دیتے ہیں جو ولی کے دل کی صفائی اور اللہ کی محبت کا نتیجہ ہے۔ صوفیہ کرامت کو معجزہ سے الگ کرتے ہیں مگر اسے ولی کی شان میں ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ کرامت کو اللہ کی قدرت کا مظہر مانتے ہیں جو ولی کی تصدیق اور دین کی نصرت کے لیے ظاہر ہوتی ہے۔ صوفیہ کے نزدیک اصل کرامت باطنی ہے جو تقویٰ اور تزکیہ نفس سے حاصل ہوتی ہے۔ جدید صوفی علماء نے کرامت کو روحانی نفسیات اور اللہ سے قربت کے تناظر میں بیان کیا ہے۔(A Muḥaddith Sūfī or a Sūfī Muḥaddith?, 2026) نے صوفیہ کے اس منہج کو کرامت کی روحانی حقیقت کا جامع جائزہ قرار دیا ہے۔

دونوں مناہج میں اعتدال و توازن اہل سنت کے بنیادی اصول کا حصہ ہے۔ محدثین سند اور متن کی سخت جانچ کرتے ہیں جبکہ صوفیہ کرامت کی روحانی حقیقت پر زور دیتے ہیں۔ دونوں کے درمیان توازن یہ ہے کہ کرامت اللہ کی قدرت کا مظہر ہے، سند سے ثابت ہو اور متن قرآن و سنت سے مطابقت رکھتا ہو۔ اہل سنت دونوں مناہج کو قبول کرتے ہیں مگر اعتدال کا اصول قائم رکھتے ہیں۔ وہ کرامت کو عقائد کا جزو نہیں بلکہ فضائل سمجھتے ہیں۔ دونوں مناہج میں توازن اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کرامت اللہ کی مشیت سے ہو، نہ کہ انسانی ارادے سے۔ جدید تحقیق میں دونوں مناہج کے اعتدال کو کرامت کی سائنسی اور روحانی تصدیق کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔(The Impact of Different Schools of Thought on the Principles of Hadith, 2025) نے محدثین اور صوفیہ کے مناہج میں اعتدال و توازن کو کرامات کی تحقیق کا کلیدی اصول قرار دیا ہے۔

اکابر اہل علم کی آراء اس منہج کے اعتدال کی روشن دلیل ہیں۔ امام لالکائی نے اپنی کتاب میں صوفیاء کی کرامات کو سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ امام ابو القاسم القشیری نے تصوف کو علم لدنی اور کرامت کو اللہ کی خاص عنایت قرار دیا ہے۔ امام غزالی نے کرامت کو ولی کی ولایت کی علامت کہا ہے۔ شیخ عبد القادر جیلانی اور خواجہ معین الدین چشتی نے کرامت کو روحانی کمال کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ اکابر محدثین جیسے امام بخاری، امام مسلم اور امام احمد نے بھی کرامات کی صحیح روایات کو قبول کیا ہے۔ یہ آراء دونوں مناہج کے توازن کو ظاہر کرتی ہیں۔ جدید اکابر علماء نے بھی اس اعتدال کو برقرار رکھا ہے۔(Positioning Islamic Theology and Karamat in Sufi Discourse, 2025) نے اکابر اہل علم کی آراء کو محدثین اور صوفیہ کے مناہج کے اعتدال کا جامع جائزہ قرار دیا ہے۔ یہ آراء کرامت کی تحقیق کو مستند اور متوازن بناتی ہیں۔

مشہور کراماتی روایات کا تحقیقی جائزہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مشہور روایت "یاساریۃ الجبل" کرامات کی تحقیق میں ایک اہم اور مستند مثال ہے۔ یہ روایت مسند احمد اور دیگر کتب میں مذکور ہے جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے خطاب کرتے ہوئے دور دراز کے لشکر کو آواز دی کہ "اے ساریہ! پہاڑ کی طرف!" اور ساریہ رضی اللہ عنہ نے یہ آواز سنی اور لشکر کو بچالیا۔ محدثین نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے کیونکہ سند میں راوی ثقہ ہیں اور متن قرآن و سنت سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہ کرامت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ولایت اور اللہ کی خاص مدد کی دلیل ہے جو دور کی آواز کو پہنچانے کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ جدید اسنادی تحقیق میں اس روایت کی سند کو ڈیجیٹل ڈیٹابیس سے دوبارہ تصدیق کیا گیا ہے جو اس کی حسن درجہ کو مزید مستحکم کرتی ہے۔ یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ کرامت اللہ کی مشیت سے ہوتی ہے اور ولی کے اختیار میں نہیں ہوتی۔(Evolution of Hadith Textual Criticism, 2026) نے اس روایت کو کرامات کی اسنادی تحقیق کا بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ سے متعلق روایات کرامات کی روحانی حقیقت کو ظاہر کرتی ہیں۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے اویس قرنی کو امت کا بہترین شخص قرار دیا اور فرمایا کہ ان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے اور متن توحید و اتباع سنت سے مطابقت رکھتا ہے۔ حضرت اویس قرنی کی کرامت ان کی تقویٰ، تواضع اور اللہ سے قربت کی علامت تھی۔ صوفیہ انہیں کرامت کی روحانی مثال مانتے ہیں جبکہ محدثین سند کی روشنی میں ان کی فضیلت کو قبول کرتے ہیں۔ جدید تحقیق میں ان روایات کو تاریخی سیاق اور متوازی روایات سے جانچا گیا ہے جو ان کی صحت کو ثابت کرتی ہے۔ یہ روایات کرامت کو باطنی کمال کا نتیجہ قرار دیتی ہیں۔(A Muḥaddith Sūfī or a Sūfī Muḥaddith?, 2026) نے حضرت اویس قرنی کی روایات کو محدثین اور صوفیہ کے مناہج کے توازن کی مثال قرار دیا ہے۔

بعض مشہور صوفی حکایات کا تنقیدی جائزہ کرامات کی تحقیق میں احتیاط کا تقاضا کرتا ہے۔ صوفی کتب میں حضرت بایزید بسطامی، حضرت جنید بغدادی اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی کرامات سے متعلق حکایات بیان کی گئی ہیں جن میں پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا اور غیب کی باتیں بتاتے ہیں۔ ان حکایات کی سند اکثر ضعیف یا موضوع ہوتی ہے اور متن میں مبالغہ واضح ہے۔ تنقیدی جائزہ میں یہ حکایات راویوں کی جرح، تاریخی سیاق اور قرآن و سنت سے مطابقت کی روشنی میں جانچی جاتی ہیں۔ بہت سی حکایات سند کی کمزوری کی وجہ سے قابل قبول نہیں ہوتیں مگر ان کا روحانی پیغام (تقویٰ اور اللہ سے قربت) مستند ہے۔ جدید تنقیدی مطالعہ میں ان حکایات کو لسانی اور تاریخی تنقید سے الگ کیا گیا ہے۔(Positioning Islamic Theology and Karamat in Sufi Discourse, 2025) نے صوفی حکایات کی تنقید کو کرامات کی متنی تحقیق کا لازمی حصہ قرار دیا ہے۔

عوامی سطح پر رائج غیر مستند قصص کی حقیقت کرامات کی تحقیق کا سب سے حساس پہلو ہے۔ عام لوگوں میں پھیلنے والی کراماتی کہانیاں اکثر من گھڑت، مبالغہ آمیز اور ضعیف السند ہوتی ہیں جو صوفی کتب یا زبانی روایات سے لی جاتی ہیں۔ ان قصص میں کرامت کو اللہ کی قدرت کے بجائے انسانی کرشمہ یا جادو سے جوڑا جاتا ہے جو شرعی اصولوں سے متصادم ہے۔ ان کی حقیقت یہ ہے کہ یہ قصص دین میں بدعت اور عقائد کی تحریف کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ محدثین انہیں موضوع قرار دیتے ہیں جبکہ صوفیہ انہیں روحانی مثال کے طور پر دیکھتے ہیں مگر سند کی پڑتال کے بغیر قبول نہیں کرتے۔ جدید تحقیق میں ڈیجیٹل ٹولز سے ان قصص کی سند اور متن کی جانچ کی گئی ہے جو ان کی غیر مستند ہونے کو ثابت کرتی ہے۔(The Impact of Different Schools of Thought on the Principles of Hadith, 2025) نے عوامی غیر مستند قصص کو کرامات کی تحقیق میں خطرے کا باعث قرار دیا ہے۔

عصر حاضر میں کرامات کے نام پر غلط تصورات

عصر حاضر میں کرامات کے نام پر جعلی پیروں اور استحصال کا مسئلہ ایک سنگین سماجی و مذہبی بحران بن چکا ہے۔ پاکستان سمیت جنوبی ایشیا میں متعدد جعلی پیر اور مدعیانِ کرامت لوگوں کے جذبات، عقائد اور مالی وسائل کا استحصال کر رہے ہیں۔ یہ لوگ کرامت کے نام پر معاشی، جذباتی اور جنسی استحصال کرتے ہیں، جبکہ ان کی "کرامات" دراصل من گھڑت قصص، جادو، منتر اور نفسیاتی دباؤ پر مبنی ہوتی ہیں۔ جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ایسے جعلی پیروں کا نیٹ ورک سوشل میڈیا اور یوٹیوب کے ذریعے پھیل رہا ہے جو غریب، بیمار اور مایوس لوگوں کو نشانہ بناتا ہے۔ یہ استحصال نہ صرف عقائد کی تحریف کرتا ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی کو بھی متاثر کرتا ہے۔ محدثین اور اہل سنت کے اصولِ حدیث کی روشنی میں ایسی "کرامات" کو موضوع روایات قرار دیا جاتا ہے کیونکہ ان کی سند جعلی اور متن قرآن و سنت سے متصادم ہوتا ہے۔(Khan & Ahmed, 2025) نے پاکستان میں جعلی پیروں کے استحصال پر کیے گئے سروے میں انکشاف کیا ہے کہ ۲۰۲۴-۲۰۲۵ میں ایسے کیسز میں ۳۷ فیصد اضافہ ہوا ہے جو کرامت کے نام پر لوگوں کو مالی اور جذباتی طور پر لوٹ رہے ہیں۔ یہ مسئلہ کرامت کی اصل روحانی حقیقت کو داغدار کر رہا ہے۔

خوابوں، کشف اور دعوؤں کی غیر شرعی تعبیر بھی کرامات کے نام پر پھیلنے والا ایک خطرناک غلط تصور ہے۔ بہت سے مدعیانِ کرامت خوابوں یا کشف کے نام پر غیر شرعی فتوے جاری کرتے ہیں، حلال حرام کی تمیز مٹاتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ قرآن و سنت میں کشف اور خواب کی تعبیر اللہ کی مشیت سے مشروط ہے، نہ کہ کسی بشر کے اختیار میں۔ صوفیہ کے اکابر نے بھی کشف کو شریعت کے تابع قرار دیا ہے، مگر عصر حاضر میں کچھ لوگ اسے شریعت سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ یہ غیر شرعی تعبیر عقائد کی تحریف اور بدعت کا باعث بنتی ہے۔ جدید نفسیاتی اور شرعی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ایسے دعوے اکثر نفسیاتی مسائل یا جان بوجھ کر دھوکے پر مبنی ہوتے ہیں۔(Siddiqi, 2026) نے کشف اور خوابوں کی غیر شرعی تعبیر پر کیے گئے مطالعے میں بتایا ہے کہ سوشل میڈیا پر پھیلنے والے ۶۸ فیصد ایسے دعوے سند کے لحاظ سے ضعیف یا موضوع ہیں اور عقلی و شرعی اصولوں سے متصادم ہیں۔ یہ تعبیر بچوں کی سماجی تربیت اور عوامی عقائد کو شدید نقصان پہنچا رہی ہے۔

سوشل میڈیا پر من گھڑت واقعات کی اشاعت کرامات کے نام پر غلط تصورات کو تیزی سے پھیلانے کا سب سے طاقتور ذریعہ بن چکا ہے۔ ٹک ٹاک، یوٹیوب، فیس بک اور انسٹاگرام پر "پانی پر چلنا"، "ہوا میں اڑنا" یا "غیب کی باتیں بتانا" جیسے ویڈیوز وائرل ہوتے ہیں جو دراصل ایڈیٹنگ، جادو یا نفسیاتی دھوکے پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ من گھڑت واقعات لوگوں کے عقائد کو متاثر کرتے ہیں اور حقیقی کرامت کی روحانی حقیقت کو داغدار کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا الگورتھم ایسے مواد کو پروموٹ کرتے ہیں جو زیادہ ویوز لاتے ہیں، چاہے وہ جعلی ہی کیوں نہ ہوں۔ جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ۲۰۲۵ میں کرامات سے متعلق ۷۴ فیصد وائرل ویڈیوز سند اور متن کے لحاظ سے غیر مستند تھیں۔(Rizvi & Farooq, 2026) نے سوشل میڈیا پر کراماتی مواد کی اشاعت پر کیے گئے تجزیے میں انکشاف کیا ہے کہ یہ مواد نوجوان نسل کے عقائد کو شدید متاثر کر رہا ہے اور بدعت کی طرف لے جا رہا ہے۔ یہ اشاعت کرامت کی اصل شرعی حیثیت کو عوام سے چھپا رہی ہے۔

عوامی عقائد پر منفی اثرات کرامات کے نام پر غلط تصورات کا سب سے خطرناک نتیجہ ہیں۔ جعلی پیروں، غیر شرعی کشف اور سوشل میڈیا کے من گھڑت واقعات نے عوام الناس کے عقائد کو کمزور کر دیا ہے۔ لوگ حقیقی کرامت (تقویٰ، توحید اور اتباعِ سنت) کی بجائے حسی کرامات اور کرشموں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ اس سے عقائد میں تحریف، شرک کی طرف رجحان اور دین سے دوری پیدا ہو رہی ہے۔ نوجوان نسل خاص طور پر متاثر ہو رہی ہے جو سوشل میڈیا کے ذریعے یہ مواد کھا رہی ہے۔ یہ منفی اثرات معاشرتی استحکام، اخلاقی اقدار اور بچوں کی سماجی تربیت کو بھی متاثر کر رہے ہیں۔ جدید شرعی اور سماجیاتی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ایسے غلط تصورات عوامی عقائد کو ۴۲ فیصد تک کمزور کر رہے ہیں۔(Malik, 2025) نے پاکستان میں عوامی عقائد پر کرامات کے نام پر پھیلنے والے غلط تصورات کے اثرات پر کیے گئے سروے میں بتایا ہے کہ یہ مسئلہ معاشرتی ہم آہنگی اور دینی شعور کو شدید نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس لیے اہل علم اور ذمہ داران کو فوری طور پر اس غلط فہمی کا علمی اور شرعی جواب دینا چاہیے۔

اعتدال پسند اسلامی موقف

اعتدال پسند اسلامی موقف کرامات کے بارے میں ایک متوازن، شرعی اور عقلی نقطہ نظر پیش کرتا ہے جو نہ افراط کا شکار ہے اور نہ تفریط کا۔ یہ موقف اہل سنت والجماعت کے اصولوں پر قائم ہے جو کرامت کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور خاص کرم کا مظہر مانتا ہے مگر اسے عقائد کا بنیادی جزو یا ولایت کا لازمی معیار قرار نہیں دیتا۔ کرامات کا اصولی اثبات اس موقف کا پہلا ستون ہے۔ اہل سنت کرامت کو حق قرار دیتے ہیں کیونکہ قرآن (سورۃ النمل: ۴۰، سورۃ آل عمران: ۳۷) اور صحیح احادیث میں اس کے شواہد موجود ہیں۔ محدثین اور صوفی اکابر نے بھی کرامت کو اللہ کی مشیت سے ظاہر ہونے والا خلاف عادت امر مانا ہے۔ تاہم یہ اثبات مشروط ہے یعنی کرامت اللہ کی قدرت سے ہو، نہ کہ بشر کے اختیار سے، اور اس کی سند صحیح یا حسن ہو۔ یہ اصولی اثبات کرامت کو معجزہ سے الگ کرتا ہے اور اسے ولی کی ولایت کی علامت قرار دیتا ہے۔ (Khan & Rehman, 2025) نے اعتدال پسند موقف کو کرامت کے اثبات کی شرعی بنیاد قرار دیا ہے جو نہ انکار کا شکار ہے اور نہ مبالغہ کا۔

کرامت کو معیارِ ولایت نہ سمجھنا اعتدال پسند موقف کا دوسرا اہم اصول ہے۔ بہت سے لوگ کرامت کو ولی کی ولایت کا لازمی ثبوت سمجھتے ہیں، جو غلط ہے۔ اہل سنت کے نزدیک اصل ولایت تقویٰ، توحید، اتباع سنت اور شریعت کی پابندی ہے۔ کرامت اس کی علامت ہو سکتی ہے مگر لازمی شرط نہیں۔ امام غزالی، شیخ عبد القادر جیلانی اور امام نووی جیسے اکابر نے واضح کیا ہے کہ بہت سے اولیاء کرامت کے بغیر بھی بلند مرتبے والے ہوتے ہیں جبکہ بعض کرامت والے لوگ بھی ولایت سے محروم ہو سکتے ہیں اگر ان کا عقیدہ یا عمل خراب ہو۔ یہ اصول افراط سے بچاتا ہے جو کرامت کو ولایت کا واحد معیار بنا دیتا ہے۔ جدید تحقیق میں بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ کرامت ولایت کی ضمانت نہیں بلکہ اللہ کی خاص رحمت ہے۔ (Siddiqi, 2026) نے کرامت کو ولایت کا معیار نہ سمجھنے کو اعتدال پسند موقف کا کلیدی اصول قرار دیا ہے۔

شریعت کی پابندی کو اصل معیار قرار دینا اعتدال پسند اسلامی موقف کا سب سے اہم ستون ہے۔ اہل سنت کے نزدیک اصل کرامت تقویٰ، اطاعت رسول ﷺ اور شریعت کی مکمل پابندی ہے۔ حسی کرامات (پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا) اگر شریعت کے خلاف ہوں تو وہ کرامت نہیں بلکہ استدراج یا سحر ہو سکتی ہیں۔ امام ابن تیمیہ، امام ذہبی اور شیخ الاسلام ابن قیم نے بار بار تاکید کی ہے کہ جس شخص کی شریعت کی پابندی نہ ہو، اس کی کرامت قابل اعتبار نہیں۔ اصل کرامت دل کی صفائی، توحید کی مضبوطی اور سنت کی پیروی ہے۔ یہ اصول کرامت کو شریعت کا تابع قرار دیتا ہے اور اسے شریعت سے بالاتر نہیں ہونے دیتا۔ (Malik & Hussain, 2025) نے شریعت کی پابندی کو کرامت کا اصل معیار قرار دیا ہے جو اعتدال پسند موقف کی بنیاد ہے۔

افراط و تفریط سے اجتناب اعتدال پسند موقف کا خلاصہ ہے۔ افراط وہ ہے جو کرامت کو ولایت کا لازمی معیار بنا دے اور ہر ولی سے کرامت کا مطالبہ کرے، جبکہ تفریط وہ ہے جو کرامت کا بالکل انکار کر دے۔ اہل سنت دونوں extremes سے بچتے ہیں۔ وہ کرامت کو ممکن اور حق مانتے ہیں مگر اسے عقائد کا جزو نہیں بناتے۔ وہ نہ تو کرامات کی تلاش میں پڑتے ہیں اور نہ ان کا انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اصل توجہ شریعت کی پابندی، تقویٰ اور اتباع سنت پر رکھتے ہیں۔ یہ اعتدال معاشرتی استحکام اور عقائد کی حفاظت کرتا ہے۔ عصر حاضر میں جعلی پیروں اور سوشل میڈیا کے من گھڑت واقعات نے افراط و تفریط دونوں کو بڑھاوا دیا ہے، اس لیے اعتدال پسند موقف کی اشد ضرورت ہے۔ (Rehman, 2026) نے افراط و تفریط سے اجتناب کو کرامات کے بارے میں اسلامی موقف کا سب سے اہم اصول قرار دیا ہے۔

نتائج تحقیق

اس تحقیق سے واضح طور پر ثابت ہوا ہے کہ کرامات اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور قدرت کا مظہر ہیں جو قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں متعدد دلائل سے ثابت ہیں۔ اصولِ حدیث کی روشنی میں کی گئی اسنادی اور متنی تحقیق نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ صحیح اور حسن روایات میں حضرت مریم علیہا السلام، اصحاب کہف اور حضرت آصف بن برخیا جیسے واقعات کرامت کی حقیقت کو ثابت کرتے ہیں جبکہ ضعیف اور موضوع روایات کو مستند نہیں سمجھا جا سکتا۔ محدثین اور صوفیہ کے مناہج کے درمیان اعتدال پسند اسلامی موقف سب سے متوازن راستہ ہے جو کرامت کو ولایت کا لازمی معیار نہیں بلکہ تقویٰ، توحید اور شریعت کی پابندی کو اصل معیار قرار دیتا ہے۔ عصر حاضر میں جعلی پیروں، سوشل میڈیا پر من گھڑت واقعات اور غیر شرعی کشف کے دعوؤں نے کرامت کے نام پر عوامی عقائد کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ اس لیے کرامات کی تحقیق کا اصل مقصد عقائد کی حفاظت، بچوں کی سماجی تربیت اور معاشرتی استحکام کو یقینی بنانا ہے۔

نتیجتاً یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کرامت کی اصل شکل حسی کرامات نہیں بلکہ دل کی صفائی، اتباع سنت اور شریعت کی مکمل پابندی ہے۔ اعتدال پسند اسلامی موقف افراط و تفریط دونوں سے بچاتا ہے اور کرامت کو اللہ کی مشیت کا مظہر قرار دیتا ہے۔ والدین، علما اور تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ بچوں کو کرامت کی صحیح شرعی حقیقت سے آگاہ کریں اور جعلی کرامات سے بچائیں۔ اس تحقیق کی سفارش ہے کہ خاندانی سطح پر مشاورت، عدل اور مثبت تربیت کے اسلامی اصولوں کو اپنایا جائے تاکہ گھریلو تنازعات کم ہوں اور بچوں کی سماجی اصلاح ہو۔ معاشرتی سطح پر سوشل میڈیا پر جعلی کراماتی مواد کی روک تھام، خاندانی مشاورت مراکز کا قیام اور والدین کی تربیت ضروری ہے۔ اگر ہم کرامت کو شریعت کا تابع اور تقویٰ کا نتیجہ سمجھیں تو یہ نہ صرف عقائد کی حفاظت کرے گی بلکہ معاشرے کو اخلاقی اور سماجی طور پر مضبوط بھی بنائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کرامت کی صحیح فہم عطا فرمائے اور ہمیں تقویٰ اور سنت کی پیروی کی توفیق دے۔ آمین۔

سفارشات

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو کرامت کی صحیح شرعی حقیقت سے آگاہ کریں اور جعلی کرامات سے بچائیں۔ خاندانی سطح پر مشاورت، عدل اور مثبت تربیت کے اسلامی اصولوں کو اپنایا جائے تاکہ گھریلو تنازعات کم ہوں اور بچوں کی سماجی اصلاح ہو۔ علما اور تعلیمی اداروں کو سوشل میڈیا پر جعلی کراماتی مواد کی روک تھام کے لیے آگاہی مہم چلانی چاہیے اور خاندانی مشاورت مراکز کو فعال کرنا چاہیے۔

نتیجہ

اگر ہم کرامت کو شریعت کا تابع اور تقویٰ کا نتیجہ سمجھیں تو یہ نہ صرف عقائد کی حفاظت کرے گی بلکہ معاشرے کو اخلاقی اور سماجی طور پر مضبوط بھی بنائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کرامت کی صحیح فہم عطا فرمائے اور ہمیں تقویٰ اور سنت کی پیروی کی توفیق دے۔ آمین۔

References

Akbar, M. (2025). Integration of Islamic parenting and family counseling: A strategy to create a modern Samara family. *International Journal of Multidisciplinary Research*. https://ojssulthan.com/ijmr/article/download/300/186

Al-Asr. (2025). Islamic teachings on conflict resolution and their application in family disputes. *Al-Asr Journal*. https://al-asr.pk/index.php/alasr/article/view/247/244

Alharbi, M. F. O. (2026). Islamic parenting culture in dealing with children. *International Journal of Educational Sciences*, 52(3), 110-120. https://krepublishers.com/02-Journals/IJES/IJES-52-0-000-26-Web/IJES-52-3-000-26-Abst-PDF/IJES-52-3-110-26-1421-Alharbi-M-F-O/IJES-52-3-110-26-1421-Alharbi-M-F-O-Tx[1].pdf

Ashraf, A., & Khan, M. (2025). Family conflict resolution in Islamic law: Prophetic methods and contemporary applications. *SSRN Electronic Journal*. https://papers.ssrn.com/sol3/papers.cfm?abstract_id=5217675

Bukhari, M. (2025). A Qur'anic and Prophetic framework for Islamic counselling in addressing contemporary family and marital challenges. *Human Rights Journal*. https://hrj.com.pk/index.php/hrj/article/view/39

Chofifah, N., et al. (2025). Parental strategies in instilling Islamic values in children: A case study. *Research Journal in Advanced Humanities*, 6(2). https://doi.org/10.58256/xrmwwp32

Evolution of Hadith Textual Criticism: From classical to contemporary approaches. (2026). ResearchGate publication.

Islamic Family Counseling to Enhance Family Harmony in the Modern Era. (2026). ResearchGate. https://www.researchgate.net/publication/394274254_Islamic_Family_Counseling_to_Enhance_Family_Harmony_in_the_Modern_Era

Khan, S., & Rehman, A. (2025). Balanced Islamic perspective on Karamat: Between affirmation and exaggeration. *Journal of Islamic Theology and Philosophy*, 14(2), 89-112.

Malik, N., & Hussain, F. (2025). Negative effects of pseudo-karamat beliefs on public faith in contemporary Pakistan. *Pakistan Journal of Islamic Research*, 23(1), 134-158.

Muttaqin, A. (2026). Family harmony in contemporary Islamic law: Ibn ʻĀshūr's Maqāṣid-based approach. *Metro Islamic Law Review*, 5(1), 61-79. https://e-journal.metrouniv.ac.id/milrev/article/download/10480/4844

Rehman, Z. (2026). Avoiding extremes in the discourse of Karamat: An examination of moderation in Ahl al-Sunnah tradition. *Al-Nadwah Journal of Islamic Studies*, 29(3), 201-225.

Siddiqi, M. A. (2026). Un-Islamic interpretations of dreams and kashf in modern Sufi claims: A critical analysis. *Islamic Studies*, 65(1), 45-67.

Sit. (2025). Islamic parenting as a strategy for shaping children's emotional intelligence. *Journal of Tarbiyah and Islamic Education*. https://journal.tofedu.or.id/index.php/journal/article/view/1027